اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل
قادیان
THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.
ٹیلیفون نمبر ۹۱
شرح چندہ پیشگی
سالانہ عـــہ
ششماہی ۸ عـــہ
سہ ماہی ۴ عـــہ
بیرون ہند سالانہ
قیمت فی پرچہ ایک آنہ
رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵
ایڈیٹر غلام نبی
تار کا پتہ الفضل قادیان
جلد ۲۷ | مورخہ ۱۳ صفر ۱۳۵۸ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۴ اپریل ۱۹۳۹ء | نمبر ۷۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ اپریل۔ ناصر آباد (سندھ) سے ۳ اپریل بذریعہ ڈاک اطلاع موصول ہوئی کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج محمود آباد تشریف لے گئے ہیں۔ حضور اور حضور کے حرم محترم خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ درد نزلہ بخار اور ضعف ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی صاحبزادی سیدہ امۃ الودود صاحبہ امسال بی۔اے کے امتحان میں شریک ہو رہی ہیں۔ دعا فرمائی جائے۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں کامیابی عطا کرے۔

قادیان کے مضافات کے ایک گاؤں سکنگا میں آج جماعت احمدیہ کا جلسہ تھا۔ جس میں شمولیت کے لئے جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔اے۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب۔ جناب مولوی عبد الغنی خان صاحب۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب تشریف لے گئے۔ اور بھی بہت سے اصحاب گئے۔ اور شام کو واپس آ گئے۔ جلسہ کی مفصل روئداد دوسری جگہ درج ہے۔

جاوا کی ایک نئی جماعت احمدیہ کا حضرت امیر المومنین کے حضور اخلاص نامہ

وسطی جاوا میں پورووکرتو کے مقام پر تحریک جدید کے مجاہد سید شاہ محمد صاحب کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حال میں ایک مخلص جماعت قائم ہوئی ہے۔ جس نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد خلافت پر ۲۵ سال گزرنے کی خوشی میں ایک اخلاص نامہ اپنے دستخطوں کے ساتھ حضور کی خدمت میں تحریر کیا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ دنیا کے کناروں میں کس طرح سعید روحوں کو صداقت کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ مذکورہ بالا اخلاص نامہ درج ذیل ہے:

سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

ہم تمام ممبران انجمن احمدیہ ڈیپارٹمنٹ انڈونیشیا جماعت پورووکرتو (وسطی جاوا) حضور کی خدمت اقدس میں عریضہ ہذا کے ذریعہ معروض ہیں۔ ہمیں یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ ۱۴ مارچ ۱۹۳۹ء کو حضور کے عہد خلافت پر جو کہ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان نعمت ہے پورے پچیس سال ہوں گے۔ ہم خدام عرض پرداز ہیں کہ ہماری جماعت اگرچہ بالکل نئی جماعت ہے۔ کیونکہ اسے قائم ہوئے صرف دو ماہ کا عرصہ ہوا ہے۔ لیکن ہم تمام خدام کسی صورت میں بھی حضور سے تعلق محبت و اطاعت میں اپنے آپ کو کسی سے کم نہیں پاتے۔ ہم تمام خدام نے ۵ مارچ ۱۹۳۹ء کو پریزیڈنٹ صاحب کے مکان پر جمع ہو کر ایک خاص اجلاس میں بالاتفاق یہ فیصلہ کیا۔ کہ حضور کی خدمت اقدس میں اپنی اطاعت محبت اور وابستگیٔ خلافت کے اظہار عقیدت میں ذیل کا عریضہ ارسال کریں۔ ہم تمام احمدی اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر بجا لاتے ہیں۔ کہ اس نے حضور کو خلافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منصب جلیلہ عطا فرمایا۔ نیز ہم تمام خدام حضور کی خدمت اقدس میں نہایت ہی ادب سے ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے وجود مبارک کے ذریعہ سے ہمیں ہدایت نصیب فرمائی۔ اور کہ حضور کے وجود مبارک سے اللہ کی اس پاک جماعت کو آپ کی قیادت میں عظیم الشان ترقیات اور فتوحات بخشیں۔

ہم تمام خدام بصد عجز و انکسار اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں۔ کہ یا الٰہی تو ہمیشہ ہمارے اس پیارے امام و آقا اور حیات احمدیت کو مظفر فرما۔ الٰہی تو ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو عمر دراز و صحت کاملہ عطا فرما۔ الٰہی! تیرے وہ وعدے جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہیں۔ (ترقی اسلام و برکات اسلام) وہ ہمارے اس پیارے امام کے ذریعہ پورے فرما۔ مولا تو اپنی اس مخلوق کو جو کہ اس زمانہ کے نور کے حاصل کرنے سے ابھی تک محروم ہے اسے ہدایت پانے کی توفیق دے۔ مولا ہمیں خلافت سے وابستگی کی حالت میں موت دے اور ان کو جو کہ خلافت کی اہمیت اور ضرورت کو نہیں سمجھتے توفیق عطا فرما۔ کہ وہ اس نعمت کی قدر و قیمت کو سمجھیں۔ آمین یا رب العالمین۔

بالآخر ہماری یہ عاجزانہ التجا ہے کہ حضور دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کی اطاعت میں ثابت قدم رکھے۔ ہمارے ایمانوں کو مضبوط کرے۔ اور ہمیں جماعت کے لئے ہر قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز حضور اس ملک میں ترقی احمدیت خصوصاً ہماری مقامی جماعت کی ترقی کے لئے دعا فرما کر خدام نوازی فرمائیں۔

خدام جماعت احمدیہ پورووکرتو

حضور نے اپنے ان مخلص خدام کو لکھا کہ اللہ تعالیٰ اس نتیجہ کو جو آپ کے علاقہ میں احمدیت کا بویا گیا ہے۔ بڑھائے اور ترقی دے۔ احباب بھی ان مخلص بھائیوں کی ترقی اور کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

وصیتیں

نمبر ۵۳۴۴ منکہ امۃ اللہ بیگم بنت ڈاکٹر رحمت علی صاحب مرحوم قوم راجپوت جاپ عمر تقریباً ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن رنمل ڈاک خانہ پاہڑیانوالی ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵ ۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

کڑے ساڑھے چار سو روپیہ کے پچیس روپے کے کانٹے انگوٹھی پندرہ روپے کی مہر یافتہ روپیہ بذمہ شوہر ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں حصہ وصیت کچھ ادا کردوں تو اس قدر زر وصیت سے عند الادا منہا کیا جائے۔

الامۃ:۔ امۃ اللہ بقلم خود
گواہ شد:۔ محمد اسلم ہیڈ کلرک توپ خانہ ایبٹ آباد شوہر موصیہ
گواہ شد:۔ غلام نبی مصری

نمبر ۵۳۴۳ منکہ ہاجرہ بیگم زوجہ ڈاکٹر عبد الرحیم دہلوی قوم شیخ عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالفضل بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷ ۳/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد صرف مہر مبلغ ۵۰۰/ روپیہ ہے۔ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور میں وعدہ کرتی ہوں۔ کہ میں حصہ وصیت مبلغ ایک روپیہ ماہوار کے حساب سے ادا کرونگی۔ اگر میں حصہ وصیت اپنی زندگی میں ادا نہ کرسکوں تو میری وفات کے بعد وہ رقم میرے خاوند ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب سے وصول کرلی جائے۔ اگر میری وفات کے بعد اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ:۔ ہاجرہ بیگم بقلم خود
گواہ شد:۔ عبد الرحیم شوہر ہاجرہ بیگم

گواہ شد:۔ عبد الرحیم نیر

نمبر ۵۳۴۲ منکہ ظفر اسلام ولد مولوی محمد شبلی صاحب مرحوم قوم کچھی راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ ۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میری ماہوار آمد مبلغ بارہ روپیہ ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ تادم زیست ادا کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت اگر کوئی جائداد ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ ظفر اسلام نائب مدرس متفرق کلاس قادیان
گواہ شد:۔ سید عبد شاہ بقلم خود قادیان
گواہ شد:۔ رمضان علی کلرک امور عامہ۔ قادیان

نمبر ۵۳۴۱ منکہ مرزا رحمت اللہ ولد مرزا امیر الدین قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن گجرات حال لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۳/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرا گذارہ اس وقت میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مبلغ ۴۳/- روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتا رہوں گا۔ علاوہ ازیں میری جائداد غیر منقولہ میرے بھائیوں کے ساتھ مشترک ہے میرے مرنے کے بعد میری تمام جائداد منقولہ یا غیر منقولہ جو بھی ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم وصیت کردہ جائداد کے حصہ میں سے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں تو وہ رقم اس میں سے منہا سمجھی جائے گی۔

العبد:۔ مرزا رحمت اللہ بی۔ اے پنجاب سول سکرٹری ایٹ لاہور
گواہ شد:۔ شیخ نور احمد سکرٹری تعلیم وتربیت گنج لاہور
گواہ شد:۔ احمد جان کلرک آرسنل لاہور چھاؤنی
گواہ شد:۔ مرزا محمد صادق بقلم خود نیلہ گنبد روڈ لاہور۔

نمبر ۵۳۴۵ منکہ بیگم بی بی بیوہ سید بوٹا شاہ قوم سید عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۱ء ساکن چک ۹۹ شمالی ڈاکخانہ سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میری موجودہ جائداد صرف پندرہ بھیڑیں ہیں جن کی قیمت اس وقت یک صد روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ انشاء اللہ یہ رقم میں اپنی زندگی میں ہی ادا کردونگی اور حق مہر میں نے اپنے خاوند کو بوقت وفات بخش دیا تھا۔ اس کے علاوہ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں

الامۃ:۔ بیگم بی بی نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ بقلم خود سلطان احمد سکرٹری تعلیم وتربیت چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا
گواہ شد:۔ غلام محمد امیر جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی۔

پتہ مطلوب ہے

مولوی علی احمد صاحب ولد محمد خان صاحب احمدی قوم اعوان سکنہ دوالمیال ضلع جہلم کا ایڈریس مطلوب ہے۔ جس دوست کو ان کا علم ہو۔ وہ دفتر بیت المال میں اطلاع دیں۔ مولوی صاحب موصوف بہت عرصہ چاول فرم لائل پور میں ملازم رہے ہیں ۱۹۳۶ء کے آخیر میں کوئٹہ (بلوچستان) چلے گئے تھے

ناظر بیت المال

فارم ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ (۱) دفعہ ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۶ء

ہرگاہ منکہ فیروز بیگ بلیٹ ولد جہان محمد ذات مغل سکنہ موسکہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور مسمی سردار ردیل سنگھ وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہٰذا جملہ قرض خواہان کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ کہ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۲۴ ۵/۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور تاریخ ۲۴ ۵/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

۲۔ نیز جملہ قرض خواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۴ ۵/۳۹ کی جائے گی۔ جب کہ جملہ قرض خواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار ستودیو سنگھ صاحب بہادر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

(بورڈ کی مہر)

قادیان میں سکنی اراضی

اس وقت قادیان کے مختلف محلوں میں سکنی اراضی کے قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ جن کی قیمت موقع کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ مقرر ہے۔ علاوہ ازیں ریلوے سٹیشن کے پاس پچاس فٹ چوڑی سڑک پر دوکانوں کے لئے بھی قطعات قابل فروخت ہیں۔ خواہشمند احباب بذریعہ خط وکتابت یا مشاورت کے موقع پر خود تشریف لاکر اپنی پسند کے مطابق خرید فرمائیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

مجلس مشاورت کی مبارک تقریب پر

تحریک جدید کے قومی سرمایہ سے قائم شدہ ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ دہلی نے اپنے کل مرکبات (تفصیل کے لئے دیکھو الفضل جلد ۲۷ نمبر ۷۰ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۳۹ء) کی قیمت میں پچیس فیصدی رعایت کردی ہے۔ آپ بھی اپنی مطلوبہ ادویہ کا آرڈر ۵ اپریل سے پہلے پہلے دیکر مطلع فرماویں۔ کہ ادویہ مطلوبہ آپ کو بذریعہ ڈاک یا ریل بھجوادی جائیں یا قادیان میں آپ کی جماعت کے نمائندہ کے سپرد کردی جائیں۔

المشتہر مینجر ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ زینت محل دہلی

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کرچکی ہے ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار رہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کرسکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کردیگی۔ اسکے استعمال سے ۱۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنادے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اسکے استعمال سے بامراد ہوکر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے ہوگئے یہ نہایت مقوی باہ بھی ہے اسکی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کرکے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی دو روپیہ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔ ملنے کا پتہ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

محلہ دارالانوار

میں بعض قطعات اراضی قابل فروخت ہیں۔ یہ تمام قطعات ساٹھ فٹ سڑک پر واقعہ ہیں خواہشمند دوست مجھ سے خط وکتابت کریں۔
(حضرت) مرزا شریف احمد قادیان

صرف تین ۳ روپیہ میں سات گھڑیاں

چار ۴ عدد ڈمی رسٹ واچ دو ۲ عدد ڈمی پاکٹ واچ ایک عدد اصلی ٹائم پیس گارنٹی بارہ سال

یہ گھڑیاں ہم نے خاص طور پر ولایت سے بڑی بھاری تعداد میں منگوائی ہیں۔ مضبوطی اور پائیداری کے لحاظ سے یہ گھڑیاں اپنی نظیر آپ ہیں۔ اپنی فرم کی سالگرہ کی خوشی میں صرف دس ہزار گھڑیاں اس رعایتی قیمت پر فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مقررہ مقدار کے ختم ہو جانے پر یہی گھڑیاں اپنی اصلی قیمت پر فروخت کی جائیں گی۔ گھڑیوں کے ساتھ ایک اصلی فونٹین پن معہ ۱۴ کیرٹ رولڈ گولڈ نب ایک اصلی ٹھنڈی عینک۔ ایک خوبصورت موتیوں کا ہار مفت دیا جائیگا۔ محصول ڈاک پیکنگ علاوہ ناپسند ہونے پر قیمت واپس ہوگی۔ اس لئے جلدی منگوائیں۔ ورنہ یہ موقع پھر ہاتھ نہ آئیگا۔

ملنے کا اصلی پتہ جرمن واچ کمپنی (A.P.K) پوسٹ بکس ۲۵ امرتسر (پنجاب) Amritsar (Punjab)

(20)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی یکم اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ سر موریس گوائر کل راجکوٹ کے متعلق اپنے فیصلہ سے متعلقہ حکام کو مطلع کر دیں گے۔

نیویارک یکم اپریل۔ ہندوستانی و امریکی تجارتی و بحری معاہدہ کا ڈرافٹ مکمل ہو چکا ہے۔ اور عنقریب حکومت ہند کو بغرض منظوری ارسال کیا جائے گا۔

بنوں یکم اپریل۔ کل سرحد سے اطلاع ملی ہے۔ کہ چالیس کے قریب قبائلی ڈاکوؤں کی ایک پارٹی نے چھ ہندوؤں کو گرفتار کر لیا۔ دیہاتیوں سے مقابلہ میں ایک ڈاکو ہلاک ہو گیا۔ اب تک صرف ۲ ہندوؤں کو رہا کرایا جا سکا ہے۔

کلکتہ یکم اپریل۔ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ۲ر اپریل کو بنگال بھر میں سبھاش ڈے منایا جائے جس میں مسٹر سبھاش چندر بوس کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

کلکتہ یکم اپریل۔ روزنامہ ہند سے ایک مضمون کی بنا پر جو ۲۲ فروری کی اشاعت میں بعنوان "مسلمان کدھر جائیں" شائع ہوا تھا ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔ ۱۱ر اپریل تک ضمانت داخل کرنی ضروری ہے۔

حیفا یکم اپریل۔ آج دو عربوں نے انگریز اسسٹنٹ کمشنر پر چھ فائر کئے جن میں سے چار گولیاں کار پر لگیں ایک خالی گئی اور ایک ہیٹ میں جا لگی اس طرح اس کی جان بچ گئی۔ شہر میں کرفیو آرڈر جاری کر دیا گیا ہے۔

شولاپور یکم اپریل۔ سوامی دیوان چند و ۴۶ ستیہ آگرہیوں کے ہمراہ کل گرفتار کر لئے گئے۔

لنڈن یکم اپریل۔ مسٹر چیمبرلین کے بیان کے بعد عوام میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ ممکن ہے۔ ہمیں قریب ترین عرصہ میں عالمگیر جنگ کا سامنا کرنا پڑے۔ اس کا پتہ اس سے بھی لگتا ہے کہ شہر کے اہم مقامات میں فوجی بھرتی کے پوسٹر لگے ہوئے ہیں۔ تمام رات دن شہر پر ہوائی جہاز منڈلاتے رہتے ہیں۔ اور بہت سے لوگوں نے اشیاء خوردنی کو جمع کرنا شروع کر دیا ہے۔ بنکوں نے اپنے ڈبل کیش ریکارڈ کر رکھے ہیں تاکہ ریکارڈ کی ایک نقل کو محفوظ رکھا جا سکے۔

فوناس یکم اپریل۔ برلن کے لیتھوینین سفیر نے جرمن حکام کے پاس پروٹسٹ کیا ہے کہ میمل کی موجودہ صورت حالات جرمنی اور لیتھونیا کے معاہدہ سے موافقت نہیں رکھتی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لیتھونیا کے بہت سے باشندوں کو گرفتار کیا جا رہا اور ان پر اقتصادی دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔

بنارس یکم اپریل۔ صورت حالات بالکل پرامن ہے۔ گو کرفیو آرڈر ابھی نافذ ہی ہے۔

لدھیانہ یکم اپریل۔ پٹیالہ پرجا منڈل نے مہاراجہ صاحب سے مطالبہ کیا تھا کہ ہدایت ۱۹۸۶ء کو واپس لے لیا جائے۔ چونکہ مہاراجہ صاحب نے اس مطالبہ کو منظور نہیں کیا۔ اس لئے ورکنگ کمیٹی نے ستیہ گرہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ نابھہ۔ مالیر کوٹلہ اور جبیند کے کارکنوں نے امداد کا یقین دلایا ہے۔ چنانچہ پہلا جتھہ روانہ ہو چکا ہے جو ۵ر اپریل کو سنا پہنچ کر اس ہدایت کی خلاف ورزی کرے گا۔

جے پور یکم اپریل۔ جوہری بازار کی مسجد کے دروازہ کو وسیع کرنے کے سلسلہ میں مسلمانوں کی طرف سے تقریباً ۲ ماہ سے جو ایجی ٹیشن ہو رہی ہے اس کے نتیجہ میں مسلمان جے پور چھوڑ دینا چاہتے ہیں تاکہ ان کا مطالبہ منظور کیا جائے۔

لکھنؤ یکم اپریل۔ آج گورنمنٹ کے حکم کی خلاف ورزی میں تبرّا بھیجنے کے سلسلہ میں ۲ سو شیعوں کو گرفتار کر لیا گیا کل اسی سلسلہ میں ۲۴۳ شیعوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔

لنڈن یکم اپریل۔ آئرش دہشت پسندوں نے ایک کار میں سوار ہو کر لنڈن کے مختلف بازاروں میں چکر لگایا اور کئی بم پھینکے۔ دھماکوں کی آواز سن کر سینکڑوں شہریوں کی آنکھ کھل گئی اور کئی دکانوں کے اگلے حصے اڑ گئے۔ لیکن کوئی شخص زخمی نہیں ہوا۔

شولاپور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ لالہ خوشحال چند کو جیل میں پتھر توڑنے کا کام سپرد کیا گیا ہے۔

پشاور یکم اپریل۔ گزشتہ تین روز کے دوران میں سرحد اور افغانستان کے طول و عرض میں موسلا دھار بارشیں ہوئیں اور کئی دیہات سے مکانوں کے گرنے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

کوہاٹ ۳۱ مارچ۔ اطلاع ملی ہے کہ صوبہ سرحد کے بنجر علاقوں کی آبپاشی کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا کے پاس تین بھاری سکیمیں زیر غور ہیں۔ ان سکیموں سے جہاں ۱۲ ہزار ایکڑ رقبہ سیراب ہوگا۔ وہاں ان علاقوں کے باشندگان کے پینے کے واسطے پانی کا بھی انتظام کیا جائے گا۔ ان سکیموں پر گورنمنٹ کا ۵۴ لاکھ روپیہ خرچ آئے گا۔

شنگھائی ۳۱ مارچ۔ مفتوحہ چین میں برطانیہ کے خلاف پراپیگنڈا کی وجہ سے نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ انگریزوں پر حملوں کی وارداتوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اگر اس پراپیگنڈا کی روک تھام نہ کی گئی تو مفتوحہ چین میں انگریزوں کا جان و مال غیر محفوظ ہو جائے گا۔

امرتسر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ نشاط برقی پریس کے پبلشر کو حکومت کی طرف سے نوٹس دیا گیا ہے کہ چونکہ اس پریس میں ایک خلاف قانون کتاب پیام زندگی شائع ہوئی ہے۔ اس لئے دس اپریل تک دو ہزار روپیہ کی نقد ضمانت داخل کی جائے۔

نئی دہلی یکم اپریل۔ آج کونسل آف سٹیٹ نے غیر ملکیوں کی رجسٹری کا وہ قانون جسے اسمبلی بھی پاس کر چکی ہے۔ منظور کر لیا۔

کلکتہ یکم اپریل۔ مہاراجہ سنتوش ممبر بنگال لیجسلیٹو کونسل آج وفات پا گئے مہاراجہ صاحب کی عمر ۱۴ سال تھی اور وہ خون کے دباؤ سے بیمار رہتے۔

ایک اہم نیلام

مسٹر بھوانی بار ایٹ لاء بنام شیخ علی محمد صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ جج و مسماۃ غلام فاطمہ زوجہ شیخ علی محمد صاحب مذکور امرتسر

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ایک کوٹھی و باغیچہ واقعہ امرتسر متصل ریلوے سٹیشن باجرائے ڈگری بحق ڈگریدار بالعوض ۱۰۰۵۸/- علاوہ سود بشرح ۱۲ فی صدی ماہوار حسب الحکم جناب بخشی شوچرن سنگھ صاحب بہادر سب جج درجہ اول امرتسر مورخہ ۵ اپریل ۳۹ء کو بر سر موقع اور ۶ اپریل ۳۹ء احاطہ عدالت میں بذریعہ نیلام عام فروخت کی جاوے گی جس کسی کو خرید کرنی منظور ہو۔ بولی دے کر خرید لے۔ حدود اربعہ حسب ذیل ہے

شمال۔ سڑک مشترکہ بابو مایا رام۔ بالکشن۔ مرزا اکرم بیگ وغیرہ جنوب حصہ خواجہ مظہر حسین جال نقشے خان و سڑک جرنیلی شرق۔ سردار حاکم سنگھ و باوا ایشر داس وغیرہ۔ غرب۔ البرٹ روڈ طول ۲۰۰ فٹ عرض ۲۹۶ فٹ

المشتہر۔ میاں عطاء اللہ پلیڈر اینڈ کورٹ او کشنر امرتسر

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

مجلس مشاورت کے نمائندوں کا انتخاب کرکے جلد اطلاع دی جائے

باوجود اس کے کہ اس سے قبل اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ جماعتیں اپنے اپنے نمائندے برائے مجلس مشاورت منتخب کرکے دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں ابھی تک بہت کم جماعتوں نے اس طرف توجہ کی ہے۔ ضرورت ہے کہ جماعتیں اس طرف بہت جلد توجہ فرمائیں ؎ برائے پرائیویٹ سیکرٹری

اخبار احمدیہ

اعلان تقرر (۱) سید امیر حسن شاہ صاحب کلرک کواپریٹو سوسائٹیز شاہ پور صدر کو جماعت احمدیہ شاہ پور صدر کے لئے سیکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔ (۲) چودھری محمد عبداللہ خان صاحب کو جماعت احمدیہ زیرہ ضلع فیروز پور کے لئے سیکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے ؎ ناظر بیت المال

درخواست ہائے دعا محمد عاشق صاحب بھینی شرق پور اپنے بھائی محمد علی صاحب کی ملازمت کے لئے۔ شیخ عبدالغنی صاحب برادر شیخ یوسف علی صاحب قادیان۔ خواجہ غلام نبی صاحب ڈیرہ دون کی اہلیہ صاحبہ۔ محمد اسمٰعیل صاحب ہیڈ ماسٹر۔ محمودہ بیگم بنت مرزا غلام حیدر صاحب وکیل نوشہرہ۔ شیخ عابد علی صاحب بیرو والی جلال الدین صاحب قادیان کی دادی صاحبہ بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے۔ ابوبکر صاحب بن خانصاحب نور محمد صاحب انسپکٹر پولیس بھدرک۔ سید عبدالواحد صاحب کٹک۔ نور محمد صاحب پان پور کشمیر۔ عبدالقدوس صاحب۔ محمد عبداللہ صاحب قریشی۔ ابوالطیب صاحب علی گڑھ۔ ظہور احمد صاحب لائل پور کی امتحان میں کامیابی کے لئے۔ ذکاء اللہ صاحب شیخ سینیٹری انسپکٹر لاہور کی مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا کی جائے۔

اعلان نکاح میرے لڑکے عبدالسلام صاحب بٹ ایم۔ اے کا نکاح امۃ الحفیظ بنت ڈاکٹر معراج دین صاحب کے ساتھ دو ہزار مہر پر جس میں سات سو روپے کا زیور بھی شامل ہے شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ۱۹ فروری کو پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے ؎ خاکسار محمد الدین سپروائزر ڈاک شہر سیالکوٹ

ولادت (۱) چودھری عبدالمجید خان صاحب سب ڈویژنل آفیسر امرتسر کے ہاں ۹ مارچ کو پہلا لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے عبدالباسط نام تجویز فرمایا۔ (۲) ماسٹر محمد مولا داد صاحب مدرس تارا گڑھ کے ہاں ۷ مارچ کو لڑکا اور (۳) چودھری مظفر خان صاحب پھلوڑ کے ہاں ۱۲ مارچ کو لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

شکریہ احباب میں ان تمام احباب کا جنہوں نے میرے لڑکے عزیزم لطف المنان سلمہ الرحمٰن کی ولادت پر (جو ۱۳ جنوری ۱۹۳۹ء کو ہوئی) اپنے تہنیت ناموں سے مجھے شاد فرمایا ہے۔ خلوص دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ عرض کرتا ہوں۔ امید ہے کہ تمام احباب مولود کے نیک اور خادم اسلام ہونے کی درد دل سے دعا فرمائیں گے ؎ طالب دعا ارجمند خان پروفیسر جامعہ احمدیہ

دعائے مغفرت (۱) محمد بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بستی رنداں (۲) اور ان کا بھتیجا خدا بخش صاحب نمبردار جو بہت مخلص اور نیک نوجوان تھا۔ فوت ہو گئے ہیں (۳) چودھری محمد حیات خاں صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس و پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حافظ آباد جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے اور اولین صحابیوں میں سے تھے۔ اور موصی تھے۔ فوت ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص اور سلسلہ کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ اور خواہش رکھتے تھے۔ کہ کسی سے پیچھے نہ رہیں۔ مخالف ہر قسم کی شرارت کرتے۔ لیکن مرحوم ڈٹ کر مقابلہ کرتے رہے۔ اور مخالفوں کو زک پہونچاتے رہے۔ مرحوم اپنے پیچھے چھ بیٹے اور چار لڑکیاں چھوڑ گئے ہیں جن میں سے دو لڑکے نابالغ ہیں۔ چودھری صاحب مرحوم اپنی جائداد اور اولاد کے بارے میں ایک وصیت تحریر کرکے چھوڑ گئے ہیں۔ جس میں اپنی اولاد کو ہدایت کی ہے۔ کہ مسجد احمدیہ اور عید گاہ احمدیہ بنا کر میری خواہش کو پورا کیا جائے۔

تبادلہ ہمارے محترم و مکرم دوست ملک محمد احمد خانصاحب گارڈس کلرک ریلوے ہارڈی انڈس جو ہماری جماعت کے نہائت ہی ہونہار فرد تھے۔ یہاں سے تبدیل ہو کر ملکوال تشریف لے گئے ہیں۔ اپنے بھائی کو الوداع کہنے کے لئے سب احباب معہ امیر جماعت [illegible] سیکرٹری

ستکوہا میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

۲ اپریل ۱۹۳۹ء کو موضع ستکوہا میں جماعت احمدیہ کا جلسہ مقرر تھا۔ ایک شاملات جگہ میں مقامی احمدیوں نے جلسہ کا انتظام کیا۔ تو بعض لوگوں نے ازراہ شرارت فرش پھاڑ دیا۔ تا جلسہ کو درہم برہم کر دیں۔ سخت کلامی اور اشتعال انگیزی کا مظاہرہ کیا۔ اور صاف طور پر جلسہ روکنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا۔ عورتوں نے آکر سیاپا کیا۔ بچے ہاؤ ہو کرنے لگے۔ آخر قادیان سے کچھ لوگوں کے آنے پر جب کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔ تو تلاوت قرآن کریم کے وقت کچھ نوجوان بظاہر طیش میں بھرے ہوئے تیز تیز قدم اٹھاتے قریب کی مسجد میں داخل ہوئے۔ اور مسجد میں جمع ہو کر ڈھول پیٹنا شروع کر دیا۔ اسی مسجد کے قریب جلسہ ہو رہا تھا۔ جب ڈھول کی آواز ناقابل برداشت حد تک بڑھ گئی تو ہم نے تلاوت قرآن مجید بند کر دی۔ اور خاموش بیٹھ گئے کہ اتنے میں غیر احمدی مولوی نواب الدین صاحب ایک خاصی بڑی جماعت اہل دیہہ کو لئے جلسہ گاہ کے سامنے سے گزرتے ہوئے مسجد میں داخل ہو گئے۔ ہماری طرف سے ایک صاحب نے انہیں جا کر کہا۔ کہ ہمارے جلسہ میں تشریف لائیے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضائل بیان کریں۔ اس پر مولوی صاحب موصوف معہ اپنے ساتھیوں کے جلسہ میں تشریف لائے۔ اور قرار پایا۔ کہ فضائل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر تقریریں ہوں۔ چنانچہ پہلے مولوی ظہور حسین صاحب نے تقریر کی۔ دوران تقریر میں بعض غیر احمدی اصحاب نے تقاضا کیا۔ کہ تبادلہ خیالات ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اس مضمون پر مناظرہ تجویز ہوا کہ آیا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نبوت جاری ہے یا نہیں۔ ۲½ بجے سہ پہر کو یہ مناظرہ شروع ہوا پہلے آدھ آدھ گھنٹہ کی تقریریں دونوں طرف سے ہوئیں۔ اس کے بعد پندرہ پندرہ منٹ کی اور پھر دس دس منٹ کی تقریریں ہوئی تھیں۔ کہ غیر احمدی صاحبان نے شور مچا دیا۔ اور اپنے مولوی صاحب کو مجبور کیا کہ وہ ہماری طرف کی آخری تقریر سے پہلے ہی اٹھ کر ان کے ساتھ چلے جائیں۔ چنانچہ وہ بادل ناخواستہ اٹھ کر چلے گئے۔ اس کے بعد ہمارے جلسہ میں جناب چودھری فتح محمد صاحب اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی دو تقریریں ہوئیں۔ اور بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

شروع میں جو بیجا حرکت اہل دیہہ کی طرف سے ہوئی تھی۔ اس کی تلافی مولوی نواب الدین صاحب نے اظہار افسوس اور فعل کرنے والوں کو تنبیہ فرماتے ہوئے کر دی۔ مولوی نواب الدین صاحب نے جو طرز عمل دکھایا وہ بہت شکریہ کا مستحق ہے ان کی وجہ سے مہذب طریق پر تبادلہ خیالات دو گھنٹہ کے قریب تک ہوتا رہا۔ ورنہ غیر احمدی صاحبان کسی طرح بھی ہماری تقریریں نہ سنتے ؎

الفضل
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ ؍صفر ۱۳۵۸ھ

حیدر آباد دکن میں اصلاحات کا نفاذ

جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ حکومت آصفیہ کے خلاف آریوں نے جو مہم شروع کر رکھی ہے۔ وہ مدتوں کی سوچی سمجھی ہوئی تجویز ہے جو نہایت وسیع تیاریوں کے بعد عمل میں لائی جا رہی ہے۔ اور تمام ہندوستان کے ہندو ان کی کسی نہ کسی رنگ میں تائید وحمائت کر رہے ہیں۔ خود مملکت نظام کے ہندوؤں کی اکثریت بیرونی حملہ آوروں کی آلہ کار بنی ہوئی ہے اور حکومت ہند الگ کھڑی تماشہ دیکھ رہی ہے۔ ان حالات میں جو نتیجہ نکل سکتا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ رونما ہو رہا ہے۔ حیدر آباد سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اندازہ کیا جاتا ہے۔ ریاست حیدر آباد کی طرف سے بہت جلد اصلاحات کا اعلان کر دیا جائے گا۔ اس بارے میں سر اکبر حیدری وزیر اعظم حیدر آباد۔ اور گاندھی جی کے درمیان خط وکتابت ہو رہی ہے۔ اندازہ یہ ہے کہ عنقریب سیاسی قیدیوں کے لئے عام معافی کا اعلان کر دیا جائے گا۔ اور اسی وقت آئینی اصلاحات کا بھی اعلان کر دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی اطلاع ہے۔ کہ سر اکبر حیدری نے بعض ہندو لیڈروں اور بعض مسلم لیڈروں کو اس کمیٹی میں شامل ہونے کی دعوت دے دی ہے۔ جو مذہبی پابندیوں کے رفع کرنے کے سوال پر غور کرنے کے لئے قائم ہونے والی ہے:۔

آریہ اخبارات میں نہ صرف اس قسم کی خبروں کو زیادہ اہتمام کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ بلکہ وثوق کے ساتھ لکھا جا رہا ہے۔ کہ جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ نظام کی حکومت جلد آریہ سماج کے ساتھ کوئی نہ کوئی سمجھوتہ کر لے گی۔ اس سے یہ سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ کہ پس پردہ جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ آریوں وغیرہ کے لئے کافی اطمینان اور تسلی کا موجب ہے۔ اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے۔ کہ ایک طرف تو ۷۔ اپریل کو شولاپور میں وہ ایک خاص میٹنگ کر رہے ہیں۔ اور اس میں شمولیت کے لئے بذریعہ تار کھلے اور در پردہ آریہ لیڈروں کو بلا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف آریوں کے پہلے ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی (جو گلبرگہ جیل میں مقید ہیں) اور ریاست کے حکام میں اہم مشورے ہو رہے ہیں:۔

اصلاحات کا نفاذ اور مذہبی پابندیوں کا ازالہ نہایت مبارک بات ہے۔ لیکن جن حالات میں ریاست حیدر آباد یہ قدم اٹھا رہی ہے۔ انہیں پیش نظر رکھتے ہوئے نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اندرونی اور بیرونی ایجی ٹیٹرول کو مطمئن کرنے میں کامیاب ہو سکے گی۔ آریہ سماجی۔ اور ان کے مددگار ابھی سے اپنے آپ کو فاتح قرار دے رہے۔ اور اپنی فتح کا ڈنکہ بجاتے ہوئے یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ "نظام گورنمنٹ جھکنے لگی ہے۔ جن لوگوں کی یہ ذہنیت ہو۔ ان کو مطمئن کرنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ چنانچہ وہ کہہ بھی رہے ہیں۔ کہ:۔

"اصلاحات کے متعلق کوئی قطعی رائے قائم نہیں کی جا سکتی۔ جب تک وہ سامنے نہ آجائیں۔ صرف اتنا کہا جا سکتا ہے۔ کہ ان کا رد۔ یا قبول اس بات پر ہے۔ کہ وہ منٹو مارلے اصلاحات سے شروع ہوتی ہیں۔ یا مانٹیگو چیمسفورڈ سے۔ وہ وقت گیا۔ جب لوگ تھوڑی سی رعایت سے مطمئن ہو جاتے تھے۔ جب تک ریاستوں میں قریباً قریباً وہی طرز حکومت رائج نہیں ہو جاتا۔ جو برطانوی علاقہ میں ہے امن نہ ہوگا۔" (پرتاپ ۲۔ اپریل)

تعجب ہے۔ کہ آریہ باوجود یہ کہنے کے کہ وہ مذہبی پابندیوں کے خلاف قانون شکنی کر رہے ہیں۔ سیاسیات میں بھی ٹانگ اڑا رہے ہیں۔ لیکن کیوں نہ اڑائیں جبکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ان کی فتح قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی ہے۔ اور انہیں حق ہے۔ کہ جو شرائط چاہیں۔ پیش کریں اور منوائیں:۔

جن مذہبی امور میں آریہ آزادی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ انہی کے الفاظ میں یہ ہیں۔ کہ

۱۔ پوجا۔ اور پرچار کی آزادی ہو:۔
۲۔ آریہ مندروں پر اوم جھنڈے لہرائے جائیں:۔
۳۔ مندروں کی تعمیر کی ممانعت نہ ہو:۔

چونکہ ہم خود ایک مذہبی جماعت ہیں اور مذہبی امور کے متعلق آزادی کے دل وجان سے متمنی ہیں۔ اس لئے ہم یہ بھی پسند نہیں کرتے کہ کوئی اور مذہبی فرقہ ناروا مذہبی پابندیوں میں جکڑا رہے۔ حکومت حیدر آباد کو اس بارے میں پوری چھان بین کر کے ایسی پابندیوں کو دور کر دینا چاہیئے۔ جو نامناسب ہوں اور اس طرح ہندوستان کی تمام ریاستوں کے لئے ایک قابل تقلید مثال پیش کرنی چاہیئے۔ البتہ اس بات کو ضرور مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ آریہ اپنے پرچار وغیرہ میں دیگر مذاہب کے لوگوں کی دل آزاری نہ کر سکیں۔ اور اس طرح خلل امن کا باعث نہ بنیں:۔

جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ مسلمان مبلغین اور واعظوں پر بھی ریاست میں کئی قسم کی پابندیاں عائد ہیں۔ اب جبکہ مذہبی پابندیوں کے ازالہ کا معاملہ زیر غور ہے۔ ان پابندیوں کو بھی دور کر دینا چاہیئے۔ اور عام اجازت ہونی چاہیئے۔ کہ مبلغین اسلام متانت اور معقولیت کے ساتھ غیر مسلموں اور خصوصاً ادنیٰ اقوام میں تبلیغ اسلام کر سکیں:۔

مذہبی پابندیوں کے رفع کرنے کے سوال پر جو کمیٹی غور کرنے والی ہے۔ اس کے متعلق یہ کہہ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں ان مسلمان نمائندوں کو خصوصیت سے شامل کرنا چاہیئے۔ جو ایک طرف تو غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کا تجربہ رکھتے ہیں۔ اور دوسری طرف آریوں کے معتقدات اور ان کی مذہبی کتب پر عبور رکھتے ہیں۔ تاکہ وہ اپنے معلومات سے مستفیض کر سکیں۔ اور کمیٹی کے لئے کسی نتیجہ پر پہونچنے میں آسانی ہو:۔

اس موقعہ پر ہم مسلمانوں سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا ان کے دل میں بھی اپنے مذہب اسلام کی کوئی قدر ومنزلت ہے۔؟ اور کیا وہ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ ہندوستان کی کئی ایک ان ریاستوں میں جہاں کے حکمران ہندو ہیں تبلیغ اسلام اور مذہبی فرائض کی ادائیگی پر نہایت ناگوار پابندیاں عائد ہیں اگر اس کا جواب اثبات میں ہے تو کیا وہ بھی کوشش کریں گے۔ کہ ان پابندیوں کو دور کرائیں۔ تاکہ مبلغین اسلام کھلے بندوں تبلیغ اسلام کر سکیں۔ اور ان ریاستوں میں بسنے والے مسلمان مذہبی فرائض آزادی سے ادا کر سکیں۔ مگر مسلمانوں کی مذہب سے بیگانگت اور آپس کی کشمکش کی وجہ سے ممکن نہیں۔ کہ وہ اس طرف توجہ بھی کریں:۔

جرمنی کے مختارِ کُل ہر ہٹلر کی تصنیف "میری جدوجہد" کے چند اقتباسات

ہر ہٹلر کی شہرۂ آفاق تصنیف My Struggle (میری جدوجہد) کا ذکر حال میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایک خطبہ میں آیا ہے۔ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب آڈیٹر لاہور نے اس کتاب سے بعض اہم اقتباسات معہ حوالہ جات نقل کرکے الفضل میں اشاعت کے لئے ارسال کئے ہیں۔ ان میں قومی ترقی اور کامیابی کے بعض وہ گُر اور اصول بیان کئے ہیں۔ جن پر چلکر ہٹلر نے کامیابی حاصل کی۔ ان میں سے بہت سی باتیں ایسی ہیں جو ہمارے خیالات سے ملتی جلتی ہیں۔ اور بعض کو ان کی صحیح شکل میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز عرصہ سے اپنی جماعت کے لئے بیان فرمارہے ہیں۔ ذیل میں ان اقتباسات کا ترجمہ دیا جاتا ہے۔

قومی روح کا احیاء

قومی ترقی اور کامیابی کے لئے قومی روح کا پیدا کرنا اور قوم کے اندر خود اعتمادی پیدا کرنا اشد ضروری ہے۔ جرمنی کا ڈکٹیٹر اس کے متعلق لکھتا ہے:۔

ہماری قومی سیاسی وقعت کو بحال کرنے کے لئے سب سے پہلی اور ضروری چیز یہ ہے کہ تحفظ قومی کے لئے قومی روح کا احیاء کیا جائے کیونکہ تجربہ سے ظاہر ہے۔ کہ خارجی پالیسی کی تعمیر اور کسی حکومت کی اہمیت کے اندازہ کا انحصار موجود الوقت اسلحہ پر اتنا نہیں ہوتا جتنا کسی قوم کی معلوم یا متصورہ قوت مدافعت پر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معاہدات اسلحہ کے ساتھ نہیں بلکہ انسانوں کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔ (صفحہ ۱۳۲)

حکومت کی مخالفت کے بجائے اسے ہمخیال بنانا

بہت سی اچھی اور مفید تحریکات محض اس لئے پروان نہیں چڑھ سکتیں کہ وہ اپنے دائرۂ عمل کو چھوڑ کر سیاسی قوتوں کے ساتھ متصادم ہونے لگتی ہیں۔ جو نہائت ہی خطرناک طریق ہے۔ اس سے ایک تو اس تحریک کو ضرر پہونچتا ہے۔ اور دوسرے ملکی امن برباد ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ حکومت سے متصادم ہونے کے اصول کے خلاف رہی ہے۔ اور دلائل کے ساتھ اپنی بات کی معقولیت حکومت پر واضح کرنے کے اصول پر اس کا عمل ہے۔ ہٹلر بھی اس کے متعلق لکھتا ہے۔ کہ

"ہمارا مقصد یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ برسر اقتدار قومی جماعت کو الٹ دیا جائے۔ بلکہ ہمارا مقصد یہ ہے۔ کہ مخالف جماعت کو اپنا ہمنوا بنایا جائے۔ ہماری اس تحریک کی صحیح راہنمائی کے لئے یہ اصل نہائت ہی ضروری ہے۔" (صفحہ ۱۳۶)

ہماری تحریک کا بڑا کام یہ ہونا چاہیئے۔ کہ اس اصل پر کاربند ہوں کہ نہ صرف اسکے اپنے اندرونی معاملات میں ہمیشہ ایک ہی فیصلہ پر پہونچیں۔ بلکہ ساری کی ساری حکومت میں اسی اصل کو رائج کردیں۔ القصہ ہماری تحریک کی یہ غرض نہیں۔ کہ کسی ایک طرز حکومت کے مقابلہ میں کسی اور خاص طرز حکومت کو قائم کیا جائے۔ بلکہ یہ ہے کہ ایسے بنیادی اصول قائم کردیئے جائیں جن کے بغیر نہ جمہوریت ہمیشہ کے لئے زندہ رہ سکتی ہے۔ اور نہ ملوکیت۔ اس کا کام یہ نہیں کہ کسی بادشاہت کا قیام عمل میں لایا جائے۔ اور نہ یہ ہے کہ کسی جمہوریت کی بنیاد رکھی جائے۔ بلکہ اس کا کام یہ ہے۔ کہ صحیح معنوں میں ایک جرمن حکومت قائم کی جاسکے۔

مرکزیت کی اہمیت

مرکزیت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے ہٹلر لکھتا ہے:۔

"اس تحریک کی اندرونی تنظیم مندرجہ ذیل خطوط پر مبنی ہونی چاہیئے سب سے پہلے تمام کام کے لئے ایک مرکز منتخب کیا جائے جو میونخ ہو۔ غیر مشتبہ طور پر قابلِ اعتماد متبعین کی ایک جماعت کی تربیت کی جائے۔ اور اس خیال کی ترویج اور پروپیگنڈا کے لئے ایک سکول قائم کیا جائے۔" (صفحہ ۱۳۷)

مخالفت سے بے پرواہی

تعداد کی کمی اور دشمنوں کی مخالفت اور عداوت کو کامیابی کے راستہ میں ہیچ قرار دیتے ہوئے ہٹلر لکھتا ہے:۔

"یہ سمجھنا بہت بڑی غلطی ہے۔ کہ کوئی تحریک دوسری ایسی تحریکوں کے ساتھ مل کر جو خواہ وہی مقاصد رکھتی ہوں۔ زیادہ طاقتور ہوسکتی ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ تعداد کی ترقی کا مطلب دائرۂ عمل کی ترقی ہے۔ اور کوتاہ بین لوگوں کی نگاہ میں اس کا مطلب طاقت میں اضافہ بھی ہوتا ہے لیکن فی الحقیقت کسی جماعت میں ایسے خیال کا داخل ہونا گو اس کے اندر کمزوری کے بیج کا بویا جانا ہے۔ جس کا احساس بعد میں ہوتا ہے۔ کسی ایسی فعال جماعت کی عظمت جو کسی ایک خیال یا نظریہ کی حامل ہو۔ اس بات میں ہوتی ہے۔ کہ وہ اس بات پر کامل یقین رکھتے ہوئے کہ وہی صحیح جماعت ہے۔ کس مذہبی جوش اور جذبۂ عدم رواداری کے ساتھ دوسروں پر حملہ آور ہوتی ہے اگر کوئی نظریہ درست ہو۔ اور پھر ایسے ہتھیاروں سے مسلح ہوکر اس دنیا میں میدان کارزار گرم کرے۔ تو وہ ناقابل تسخیر ہوجاتا ہے۔ اور تکالیف ومصائب اس کی اندرونی قوت کو بڑھانے کا موجب بن جاتے ہیں۔ ہماری تحریک کے ممبروں کو اس بات سے ہرگز نہیں ڈرنا چاہیئے کہ دشمن کو ہماری قوم سے کس قدر نفرت ہے۔ اور نہ اس کے نظریات حکومت یا الفاظ سے مرعوب ہونا چاہیئے۔ بلکہ انہیں ان باتوں کا منتظر رہنا چاہیئے۔ کذب بیانی اور افترا پردازی ایسی نفرت کا لازمی جزو ہوتی ہے۔" (صفحہ ۱۳۸)

جس شخص پر یہودی اخبارات حملہ نہیں کرتے۔ اور اس کے خلاف کذب اور افتراء کا طومار نہیں باندھتے وہ نہ سچا جرمن ہے۔ اس کے جذبات کی قیمت کا سب سے اعلےٰ معیار اس کے یقین کی حقیقت اور اسکی قوت ارادی کی طاقت وہ جذبۂ خونخواری ہے۔ کہ جو ہماری قوم کے دشمنوں کی طرف سے اس کے خلاف ظاہر کی جاتی ہے

ہمارے جلسوں میں وقت مقررہ سے پون گھنٹہ قبل ہی مزدوروں کا ہجوم ہوجاتا۔ ان کی کیفیت بارود کے اس ٹین کی ہوتی ہے جو بھک سے اڑ جانے کے لئے صرف ایک دیا سلائی کا منتظر ہوتا ہے۔ لوگ دشمن کی حیثیت میں آتے اور چلے جاتے۔ اور گو ہم میں شامل ہونے کے لئے تیار نہ ہوتے۔ تاہم اپنے ساتھ ایک خیال لے جاتے۔ اور اس بات کے لئے آمادہ ہوکر جاتے کہ ہمارے اعتقاد کی صحت و عدم صحت کو پرکھیں" (صفحہ ۱۴۲)

لیڈر کی اطاعت

کامیابی کے لئے کامل اطاعت پر زور دیتا ہوا ہٹلر لکھتا ہے:۔

ہماری جماعت کو ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ شخصیت کا احترام دلوں میں سماجائے۔ اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ تمام انسانی جوہر شخصیت میں مضمر ہوتا ہے۔ اور ہر خیال اور ہر کامیابی ایک فرد کے خلقی کام کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اور کسی انسانِ عظیم کی قدر و منزلت کا اعتراف صرف اسی بات میں نہیں ہوتا۔ کہ شکرانہ کا تمغہ اس کے سامنے پیش کیا جائے۔ بلکہ اس کی ایک صورت وُہ رشتۂ اتصال ہوتا ہے۔ جو اس کے شکر گزار پیروؤں کو اس کے ساتھ جوڑ دیتا ہے شخصیت کا کوئی متبادل نہیں۔ اس لئے اگر یہ بات ضروری تھی۔ کہ اپنی مجالس میں کورانہ ضبط رائج کیا جائے۔ اور صدر کو کلی اختیارات تفویض کئے جائیں۔ صفحہ ۱۹۷

جو کچھ بیان ہوا ہے۔ اس کے مقابلہ میں جرمنی کی صحیح جمہوریت ہے۔ جس میں لیڈر کا آزادانہ انتخاب ہوتا ہے۔ اور اس کے ساتھ لیڈر پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ وُہ ہر اُس عمل کی جو وُہ خود کرتا یا کراتا ہے۔ کامل ذمہ واری اٹھائے اس میں انفرادی معاملات پر اکثریت کے ووٹ کا کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ صرف اس شخص کے فیصلہ کا تعلق ہے۔ جو اپنی جان و مال سے اس کا مؤید ہے۔

اپنے عقائد و اصول کی اشاعت

میونخ میں سوائے چند ایک متبعین کے یا ان چند لوگوں کے جو انہیں جانتے تھے۔ کوئی شخص ہماری پارٹی کے نام تک سے واقف نہیں تھا۔ لہٰذا یہ ضروری تھا۔ کہ اس چھوٹے سے دائرے کو وسیع کیا جائے۔ مزید متبعین حاصل کئے جائیں۔ اور جس طرح ہوسکے۔ اس تحریک کے نام کی اشاعت کی جائے اس مقصد کے پیشِ نظر ہم نے کوشش کی۔ کہ ماہانہ اور بعد ازاں پندرہ روزہ اجلاس منعقد کئے جائیں۔ کچھ دعوت نامے ٹائپ کئے جاتے ہیں۔ اور کچھ ٹکٹوں پر دستی لکھ کر بھیجے جاتے مجھے یاد ہے کہ میں نے ایک موقعہ پر ایسے اسّی ٹکٹ تقسیم کئے تھے۔ اور شام کو ہم ان لوگوں کا انتظار کرتے رہے۔ لیکن اجلاس کو ایک گھنٹہ تک ملتوی رکھنے کے بعد صدر کو مجبوراً اجلاس کی کارروائی سات اصل ارکان کے ساتھ ہی شروع کرنا پڑی تھی۔ ہم مفلس لوگوں نے تھوڑا تھوڑا چندہ جمع کیا اور اخبار "Munchaner Beobachter" میں ایک اشتہار شائع کرانے کا انتظام کیا یہ اخبار اس وقت آزاد تھا۔ اس دفعہ ہماری کامیابی حیران کن تھی۔

ہمارا اجلاس ایک کمرہ میں منعقد ہوا۔ سات بجے ایک سو گیارہ آدمی حاضر تھے۔ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تیس منٹ کے بعد حاضرینِ جلسہ نے نہایت جوش اور اخلاص کا اظہار کیا۔ اور ان کے ذوق کا یہ عالم تھا۔ کہ میری اپیل پر وُہ اخراجات کے لئے تین سو مارک چندہ جمع کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اس طرح ہم ایک بہت بڑی تشویش سے آزاد ہو گئے ۲۰-۱۹۱۹ء کے سارے موسم سرما میں ہماری یہی کوشش رہی۔ کہ نوجوانوں کی اس تحریک کی فاتحانہ قوت پر ان کے یقین کو تقویت دی جائے۔ اور اسے ایسے جنون کے درجہ تک پہونچا دیا جائے۔ جس کے آگے پہاڑ بھی ہیچ ہو جاتے ہیں۔ صفحہ ۱۵۱

خاموش کام کرنے والے

میں اس تحریک کے نوجوانوں کو ایسے لوگوں کے جال سے خبردار کئے دیتا ہوں جو "خاموش کام کرنے والے" کہلاتے ہیں ایسے لوگ نہ صرف "بزدل" بلکہ نکمے اور سست ہوتے ہیں۔ جو شخص کسی معاملہ میں کوئی امکانی خطرہ محسوس کرتا ہوا اپنی آنکھوں کے سامنے اس کا کوئی علاج پاتا ہے تو اس پر ایک ایسی ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ کہ "خاموشی کے ساتھ" کام نہ کرے۔ بلکہ بیباک طور پر اس قباحت کے خلاف کھڑا ہو جائے۔ اور اس کی اصلاح کرے۔ صفحہ ۱۴۱

دُون ہمتی تباہی کا موجب ہے

اگر کوئی قوم بعض خرابیوں کا شکار ہو۔ اور وُہ ان خرابیوں کو جانتی اور تسلیم کرتی ہو۔ لیکن وُہ یہ کہکر مطمئن ہو جائے۔ کہ اس کے متعلق کچھ نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ ہمارے متوسط طبقہ کے لوگوں نے سمجھ رکھا ہے۔ تو ایسی سوسائٹی کی تباہی کا کیسے شبہ ہو سکتا ہے۔ صفحہ ۱۶۱

ہماری جرمن قوم کو جو اس وقت نہایت شکستہ حالت میں ہے اور جسے ہر طرف سے ٹھکرایا جا رہا ہے۔ اس وجدانی قوت کی ضرورت ہے۔ جو خود اعتمادی کے ذریعہ پیدا ہوتی ہے۔ صفحہ ۱۶۲

لیڈر کی خصوصیات

ہمارے ابتدائی جلسوں کی نمایاں خصوصیت یہ تھی۔ کہ ہمارے میز ہر قسم کے کاغذات۔ اشتہارات۔ اور پمفلٹوں وغیرہ سے پُر ہوتے تھے۔ لیکن ہمارا زیادہ تر انحصار تقریر اور گفتار پر تھا۔ اور حقیقت میں یہی وُہ چیز ہے۔ جس کے اندر یہ طاقت ہوتی ہے۔ جو بڑے بڑے حقیقی جذباتی انقلابات پیدا کر سکے۔ اور اس کی وجوہ نفسیاتی ہوتی ہیں۔ فرض کیجئے ایک مقرر یہ دیکھتا ہے۔ کہ سامعین اس کو سمجھتے نہیں۔ تو وُہ اپنی تقریر کو اتنا سہل اور واضح کر دے گا۔ کہ ہر سننے والا اسے سمجھ سکے۔ اگر وُہ یہ محسوس کرتا ہے۔ کہ لوگ اس کی پیروی کرنے کے قابل نہیں۔ تو وُہ آہستہ آہستہ احتیاط کے ساتھ اپنے خیالات کو مرتب کرے گا۔ یہاں تک کہ کمزور سے کمزور آدمی بھی انہیں ذہن نشین کر سکے گا۔ پھر اگر وُہ دیکھے۔ کہ سامعین کو اس کے استدلال کی صحت پر یقین نہیں تو وُہ نئی نئی مثالیں بیان کرکے بار بار دوہرائے گا۔ اور خود وُہ اعتراض بیان کرے گا۔ جو ان کے ذہنوں میں پیدا ہوسکتے ہیں۔ وُہ اس عمل کو جاری رکھے گا۔ یہاں تک کہ اختلاف کرنے والوں کا آخری گروہ قولاً اور فعلاً ظاہر کرے۔ کہ انہوں نے اس کی بات کو پا لیا ہے۔ صفحہ ۱۸۹

مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ

احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء مالی سال حال کی آخری تاریخ ہے جس تک بجٹ کی رُو سے ہر جماعت اور احباب کا چندہ داخلِ خزانہ ہو جانا چاہیئے۔ اس لئے احباب اپنے اپنے بجٹوں کا جائزہ لیں۔ اور دیکھیں کہ سال حال میں جو ذمہ واری ان پر ڈالی گئی تھی۔ اس کو انہوں نے کس حد تک پورا کیا ہے۔ اگر آپ اپنا بقایا چندہ صاف کر چکے ہوں۔ تو دوسروں کو تحریک کریں۔ کیونکہ جو کسی کو نیکی کی تحریک کرتا ہے وُہ بھی اس کے ثواب میں شریک ہوتا ہے۔

میں اس اعلان کے ذریعہ ان تمام احباب کو جو مجلس مشاورت پر شامل ہونے کے لئے تشریف لانے والے ہیں۔ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وُہ اپنی جماعتوں میں پُرزور تحریک کریں۔ اور اگر انہیں کمی نظر آئے۔ تو اس کو مشاورت تک پورا کرنے کی کوشش کریں۔ بالآخر میں دُعا گو ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ جو ذمہ واری آپ کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ اسے آپ بوجہ احسن پورا کر سکیں۔ آمین۔ (ناظر بیت المال)

تبلیغ اندرون ہند

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

کشمیر میں تبلیغ

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ پونچھ سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ ہفتہ زیر رپورٹ میں شیعہ مذہب کے متعلق تفصیلی حالات سنائے گئے۔ غیر احمدی بھی بہت سے جمع ہو گئے۔ ساتھ ہی تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ ایک شخص پیر عالم شاہ نامی نے چیلنج مناظرہ تحریری دیا۔ اس کو منظور کر کے شرائط مناظرہ اس کو بھیجدیں۔ اور آئندہ پیر کا دن مناظرہ کے لئے مقرر ہوا ہے۔ اس دوران میں ایک تبلیغی جلسہ کیا گیا۔ منشی دانشمند صاحب وکیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پونچھ نے صدارت کی۔ ½۱۱ بجے سے ۴ بجے شام تک میں نے تقریر کی۔ بعد تقریر غیر احمدیوں کو سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ اور ان کے سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ اسی طرح ایک مناظرہ حیات و وفات مسیح پر ہوا۔ غیر احمدی بہت اچھا اثر لے کر گئے۔

ہوشیار پور میں تبلیغ

عبد الحکیم صاحب شام چوراسی سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ مہاشہ محمد عمر صاحب کے ہمراہ سیکرٹری آریہ سماج کے پاس گیا۔ اور کہا کہ آپ نے اعلان کیا ہے۔ کہ مذہبی کانفرنس میں ہر مذہب کا نمائیندہ لیا جائے گا۔ ہمارا نمائیندہ یہاں آ گیا ہے۔ اس لئے ہم کو تقریر کرنے کا وقت دیں۔ چنانچہ تھوڑی دیر تک لیکچرار صاحبان سے مشورہ کرنے کے بعد کہا کہ ہم نے کانفرنس بند کر دی ہے۔ میں نے ہرچند کہا کہ آپ کے اعلان کے مطابق ہم اپنا عالم بلوا چکے ہیں۔ ہم کو تھوڑا سا وقت دیا جائے۔ مگر انہوں نے نہیں مانا۔ اور میں مجبوراً چلا آیا۔ پھر ظہر کے بعد تقریباً ۶۵ معزز مسلمانوں کو ہمراہ لے کر آریوں کے جلسہ میں جا کر وقت طلب کیا۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ جاؤ ہم پر نالش کر دو ہم وقت نہیں دیں گے۔ پھر آریوں نے شہر میں منادی کرائی۔ کہ رات کو آریہ سماج مندر میں ٹھاکر امر سنگھ صاحب احمدیت اور اسلام کا مقابلہ کر کے دکھلائیں گے۔ اس پر سب مسلمانوں کے مشورہ سے مسلمانوں کی جانب سے منادی کرائی گئی۔ کہ مہاشہ محمد عمر صاحب اسلام کے عالمگیر مذہب ہونے پر تقریر کریں گے۔ چنانچہ ۸ بجے شب کو سبزی منڈی میں اس جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مہاشہ صاحب نے تقریر شروع کی جس میں آپ نے اسلام کو ہر پہلو سے زندہ مذہب ثابت کیا۔ یہ تقریر ۱۱ بجے تک ہوتی رہی علاوہ مسلمانوں کے ہندو بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ جلسہ کا اثر خدا کے فضل سے بہت اچھا رہا۔

سیالکوٹ میں تبلیغ

محمد علی صاحب مبلغ میانی ڈوگراں تحریر کرتے ہیں۔ کہ خلیجیاں مغلاں نامی گاؤں میں گیا۔ ایک مکان میں باجازت داخل ہوا۔ جو لوگ وہاں موجود تھے۔ ان کے سوال کرنے پر عرض کیا۔ کہ میں سلسلہ احمدیہ کا ایک ادنیٰ خادم ہوں اور آپ کو تبلیغ کرنے آیا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے مجھ کو وہاں بٹھایا۔ اور بہت سے لوگوں کو بلوایا۔ تقریباً دوسو آدمی تھوڑی دیر میں وہاں جمع ہو گئے۔ میں نے دُعا کے بعد کھڑے ہو کر قریباً دو گھنٹہ قرآن شریف سے اور بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کو پیش کر کے عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ خدا تعالے کی ہستی کے متعلق تقریر کی۔ تقریر کے بعد انہوں نے سوالات کئے۔ جن کے جواب دیئے گئے۔ اسی طرح ایک دن موضع ساہووال میں گیا۔ جہاں ختم نبوت و صداقت حضرت مسیح موعودؑ پر مناظرہ ہوا۔ فریق مخالف ہمارے پیشکردہ دلائل کی آخر وقت تک کوئی تردید نہ کر سکا۔ مناظرہ کا سعید روحوں پر بہت اچھا اثر ہوا حتیٰ کہ دو غیر احمدی دوستوں نے علی الاعلان کہا کہ ہمارے مولوی صاحب احمدی مولوی کے دلائل کا کوئی جواب نہیں دے سکے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ احمدی لوگ حق پر ہیں۔ ان کے اس کہنے پر تمام لوگ شور کرنے لگے کہ یہ دونوں مرزائی ہو گئے ہیں۔ پھر یہاں سے ایک اور گاؤں میں گیا۔ جہاں فرداً فرداً تبلیغ کی گئی۔ اور ایک چوہدری صاحب کے مکان پر پہونچکر ان کو تبلیغ کی۔ انہوں نے اپنے امام مسجد کو بلوا لیا۔ اس پر امام مسجد کے سامنے صداقت مسیح موعود کے دلائل قرآن شریف سے بیان کرنے شروع کئے۔ اور ساتھ ساتھ ملا صاحب کو دکھاتا چلا گیا۔ یہاں سے قصبہ داؤد میں پہونچا۔ جہاں ہرچند کوشش کی۔ مگر کوئی شخص سننے پر آمادہ نہ ہوا۔ پھر ایک اور گاؤں میں جا کر تبلیغ کی جہاں پر وہاں کے لوگوں نے ایک ملا کو بلایا۔ جس سے صداقت حضرت مسیح موعودؑ پر ازروئے قرآن شریف قریب ایک گھنٹہ بحث ہوئی۔ لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔

اس کے علاوہ ایام زیر رپورٹ میں جماعت احمدیہ کی تربیت کی گئی ان کو تقریروں کی مشق کرائی گئی۔ اور دیہات میں تبلیغ کرنے کی طرف ان کی توجہ منعطف کی گئی؛

(مرتبہ صیغہ نشر و اشاعت قادیان)

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

از جناب مولوی ذوالفقار علی خانصاحب گوہر

دکھا وہ جلوہ کہ عالم تمام ہو جائے
جفا کا درہم و برہم نظام ہو جائے

تری نگاہِ کرم نیکیوں کی حامی ہو
بدی و ظلم کا پھر قتلِ عام ہو جائے

رہیں سلامتی و امن سے سب اہلِ زمیں
دلوں پہ نقش یہ تیرا پیام ہو جائے

ترا ہے نام سلام و مہیمن و مومن
تری زمین بھی دار السلام ہو جائے

نئی زمین نیا آسمان پیدا کر
نیا زمین و فلک کا نظام ہو جائے

وُہ نور بھر دے دلوں میں کہ ماسوا نہ رہے
ہمارے سینوں میں تیرا قیام ہو جائے

نکال ورطہ بیچارگی سے اے مولیٰ
ہمارا کام ہو اور تیرا نام ہو جائے

ہے کالے کوسوں ابھی منزل مرادِ مری
الٰہی یہ نہ ہو رستہ میں شام ہو جائے

نہ ہو مقامِ توکل یہ عالم اسباب
سحر سے دُور یہ سودائے خام ہو جائے

نگاہِ مست کی ساقی ادھر بھی ایک نظر
ہمارا یہ دل وحشی بھی رام ہو جائے

زہے نصیب اگر نامہ بر ہمارے لئے
کشودِ راہ پیام و سلام ہو جائے

لگا وُہ زخم یہاں تک کہ جُوئے خُوں رہو دل
کہ یہ سیاہ ورق لالہ فام ہو جائے

سنادوں اسکو غم دل کی داستاں ساری
کبھی وُہ مجھ سے اگر ہمکلام ہو جائے

غلام سمجھے مجھے بھی خدا کرے گوہر
وُہ جس کا اک زمانہ غلام ہو جائے

غلام محمد لاہوری کی فتنہ انگیزی کیخلاف

جماعتہائے احمدیہ کی قراردادیں

جماعت احمدیہ کراچی

۲۷ مارچ جماعت احمدیہ کراچی نے حسب ذیل ریزولیوشن باتفاق آراء پاس کیا۔

غلام محمد لاہوری نے اپنے ٹریکٹ موسومہ "بیعت رضوان کی حقیقت" کے صفحہ ۱۴ پر حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی شان مبارک میں جو گندے اور ناپاک الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کراچی ان کے خلاف پر زور صدائے احتجاج بلند کرتی ہوئی حکومت پنجاب کو توجہ دلاتی ہے۔ کہ لاکھوں احمدیوں کی نہایت ہی محترم اور معزز ہستی کی شان میں حد درجہ بدزبانی اور گستاخی کرنے والے مفتنہ پرداز کو جلد کیفر کردار تک پہنچائے۔ اور جماعت احمدیہ کو شکریہ کا موقعہ دے۔

خاکسار عبدالکریم

جماعت احمدیہ بنگہ

جماعت احمدیہ بنگہ نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا۔

غلام محمد نے "بیعت رضوان کی حقیقت" میں چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیعت کے متعلق نہایت ہی دل آزار اور گندے الفاظ لکھ کر جماعت احمدیہ کے دلوں کو بری طرح مجروح کیا ہے۔ اس لئے ہم حکومت پنجاب کو توجہ دلاتے ہیں کہ ٹریکٹ مذکور کے مصنف کے خلاف قانونی کارروائی کر کے ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

خاکسار فضل الدین

جماعت احمدیہ ملتان

جماعت احمدیہ ملتان نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۷ مارچ میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا۔

یہ اجلاس غلام محمد لاہوری کے ٹریکٹ موسومہ "بیعت رضوان کی حقیقت" کے خلاف سخت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اس ٹریکٹ میں جو نہایت درجہ ناپاک الفاظ جماعت احمدیہ کی قابل احترام ہستی حضرت ام المومنین کی شان میں استعمال کئے گئے ہیں۔ ان سے ہمارے دل حد درجہ مجروح ہوئے ہیں۔ ان حالات میں یہ اجلاس گورنمنٹ پنجاب کے ذمہ وار افسران سے استدعا کرتا ہے کہ اس ٹریکٹ کو ضبط کیا جاوے۔ اور اس کے مصنف کو اس کی اس مذموم حرکت کی وجہ سے قرار واقعی سزا دی جائے۔

خاکسار محمد حسین

خدام الاحمدیہ کٹک

۱۹ مارچ خدام الاحمدیہ کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں باتفاق رائے یہ ریزولیوشن منظور کیا گیا۔ کہ خدام الاحمدیہ کا یہ اجلاس حکومت پنجاب کی توجہ غلام محمد لاہور کے ٹریکٹ موسومہ "بیعت رضوان کی حقیقت" کی طرف مبذول کراتا ہے۔ جس میں اس نے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی شان مبارک میں انتہائی بے باکی سے کام لیا ہے۔ اسے چاہیئے کہ وہ اس کے مصنف کے خلاف ایسی مؤثر کارروائی کرے کہ جس سے آئندہ کسی کو ایسی شرارت کرنے کی جرأت نہ ہو۔

خاکسار یعقوب الرحمن

خدام الاحمدیہ بھاٹی گیٹ لاہور

۱۷ فروری مجلس خدام الاحمدیہ بھاٹی گیٹ لاہور نے مندرجہ ذیل ریزولیشن پاس کیا۔

"مجلس خدام الاحمدیہ بھاٹی گیٹ لاہور کا یہ اجلاس غلام محمد لاہوری کے اس ٹریکٹ کے خلاف جو "بیعت رضوان کی حقیقت" کے عنوان سے شائع ہوا ہے انتہائی غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس شرارت کا فوراً سدباب کرے نیز اس کے مصنف اور اس کے پبلشر کے خلاف بھی جلد از جلد مناسب کارروائی کرے۔

(سیکرٹری)

جماعت احمدیہ راولپنڈی

جماعت احمدیہ راولپنڈی کا ایک غیر معمولی اجلاس ۲۲ مارچ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوا۔

یہ اجلاس مسمی غلام محمد مقیم احمدیہ بلڈنگز لاہور کے ٹریکٹ موسومہ "بیعت رضوان کی حقیقت" کے خلاف انتہائی نفرت و غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت عالیہ کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ وہ فوراً قانونی کارروائی کرے۔

خاکسار محمد اسمٰعیل

جماعت احمدیہ سرینگر

انجمن احمدیہ سرینگر کے ایک اجلاس میں حسب ذیل ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا۔

جماعت احمدیہ کشمیر غلام محمد لاہوری کی اس گندہ دہنی کے خلاف جو اس نے اپنے ٹریکٹ میں حضرت ام المومنین کے متعلق کی ہے سخت غم و الم کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پنجاب سے پرزور مطالبہ کرتی ہے۔ کہ اس دریدہ دہن کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ اور مالک پریس سے بھی باز پرس کی جائے

خاکسار غلام نبی گلکار

جماعت احمدیہ انبالہ

جماعت احمدیہ انبالہ شہر حکومت پنجاب کی توجہ مسمی غلام محمد لاہور کے ٹریکٹ موسومہ "بیعت رضوان کی حقیقت" کی طرف مبذول کراتا ہے۔ کہ وہ اس شر انگیز انسان کے خلاف ایسی کارروائی کرے جس سے آئندہ ایسی شرارت کرنے کی کسی کو جرأت نہ ہو۔ نیز اس پریس کے خلاف بھی مناسب کارروائی کرے۔ جس میں یہ ٹریکٹ چھپا ہے۔

خاکسار محمد علی

جماعت احمدیہ آگرہ

جماعت احمدیہ آگرہ نے جنرل اجلاس منعقدہ ۱۹ مارچ ۱۹۴۷ء میں مندرجہ ذیل قرارداد باتفاق رائے پاس کی گئی۔

یہ اجلاس مسمی غلام محمد مقیم پیغام بلڈنگس لاہور کے ٹریکٹ "بیعت رضوان کی حقیقت" کے خلاف سخت غم و غصہ اور نفرت کا اظہار کرتا ہے۔

خاکسار محمد اسحٰق علی خاں

جماعت احمدیہ فیروزپور شہر

جماعت احمدیہ فیروزپور شہر غلام محمد لاہوری کے اس ناپاک ٹریکٹ پر اپنے انتہائی غم و غصہ کا اظہار کرتی ہے جس میں اس نے حضرت ام المومنین متعنا اللہ بطول بقائہا کے متعلق سخت دل آزار الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اور گورنمنٹ سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ اس شنیع فعل کے ٹریکٹ کے خلاف قانونی مشینری کو حرکت میں لائے۔ نیز اس پریس کے خلاف بھی کارروائی کرے جس میں وہ ناپاک مضمون چھپا۔

خاکسار عبدالعزیز

جماعت احمدیہ جموں

جماعت احمدیہ جموں نے متفقہ طور پر ذیل کا ریزولیوشن اپنے ایک اجلاس میں پاس کیا۔

جماعت احمدیہ جموں کا اجلاس غلام محمد لاہوری کے ٹریکٹ موسومہ "بیعت رضوان کی حقیقت" کے ان ناپاک الفاظ کے خلاف جو اس نے حضرت ام المومنین کے متعلق لکھے ہیں صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے پنجاب گورنمنٹ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ اس کے مصنف پر مقدمہ چلا کر قرار واقعی سزا دے۔

خاکسار محمد اسمٰعیل

جماعت احمدیہ بمبئی

جماعت بمبئی غلام محمد لاہوری کے رسالہ "بیعت رضوان کی حقیقت" پر انتہائی غم و غصہ کا اظہار کرتی ہے۔ اور گورنمنٹ پنجاب کو فوری توجہ دلاتی ہے کہ اس انسانیت سے گری ہوئی سخت دل آزار اور اشتعال انگیز تحریر کو جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حرم محترم حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی شان والا تبار میں گستاخی کی گئی ہے فوراً ضبط کرے۔

خاکسار سید ارتضیٰ علی نائب امیر جماعت بمبئی

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

وزیر اعظم برطانیہ کا جنگ کے متعلق اعلان

۳۱ مارچ کو وزیر اعظم برطانیہ نے دارالعوام میں ایک اہم تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کہ برطانیہ کی پالیسی اس وقت تک یہی رہی ہے۔ کہ باہمی اختلافات کا تصفیہ تبادلہ خیالات سے کیا جائے۔ ہمارے خیال میں کوئی ایسا سوال نہیں جس کا حل پُرامن طور پر نہ ہوسکتا ہو۔ اور اس غرض سے مختلف حکومتوں کے ساتھ گفت وشنید ہو رہی ہے۔ لیکن اس گفت وشنید کے دوران میں اگر پولینڈ پر حملہ ہوا۔ یا اس کی آزادی کو معرض خطر میں لانے والا کوئی اور قدم اٹھایا گیا۔ اور پولش گورنمنٹ نے طاقت کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا۔ تو گورنمنٹ برطانیہ اپنی پوری طاقت کے ساتھ پولینڈ کی حفاظت کرے گی۔ ہم نے پولینڈ کو اپنے اس فیصلہ سے آگاہ کر دیا ہے۔ اور حکومت فرانس نے ہمیں یقین دلایا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں ہم جو بھی قدم اٹھائیں گے۔ وہ صدق دل سے ہمارے ساتھ تعاون کرے گی آپ نے مزید کہا کہ ہم اس سلسلہ میں دوسری طاقتوں سے بھی بات چیت کر رہے ہیں۔ جن میں روس بھی شامل ہے۔ اور آج وزیر خارجہ نے سوویٹ سفیر مقیم لنڈن سے طویل ملاقات کی ہے۔ جن اصولوں پر ہم اس وقت عمل پیرا ہیں۔ سوویٹ حکومت ان سے پوری ہمدردی رکھتی ہے۔

وزیر اعظم کے اس اعلان سے حزب مخالف بھی مطمئن ہوگیا ہے۔ پارلیمنٹ کی پارٹیوں میں جو کشیدگی پیدا ہو رہی تھی۔ وہ دور ہوگئی ہے۔ سوموار کو بین الاقوامی صورت حالات پر بحث ہوگی۔ اور جونہی غیر ممالک سے نامہ وپیام ختم ہوگا۔ وزیر اعظم ایک اور بیان دیں گے۔ برطانیہ نے جس پالیسی کا اعلان کیا ہے اس سے امریکن گورنمنٹ کو قبل از وقت مطلع کر دیا گیا تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پولینڈ اور رومانیہ کے مابین ایک معاہدہ کر دیا گیا ہے۔ کہ اگر ان میں سے کسی ایک پر حملہ ہوا۔ تو دوسرا اس کی مدد کرے گا۔

مسٹر آلیور سٹینلے نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جو لوگ سمجھتے ہیں۔ برطانیہ کمزور ہے وہ خطرناک غلطی میں مبتلا ہیں جب وقت آیا۔ تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ ہم جھک سے اڑ جانے والا مادہ نہیں۔ اور ہمارا غصہ ہنگامی نہیں بلکہ مستقل اور ٹھوس ہوگا۔ اور ہم آخر دم تک مقابلہ کریں گے۔ لارڈ ہیلی فیکس نے ایک تقریر میں کہا کہ ہم بتا دیں گے۔ کہ طاقت سے کسی ملک کی آزادی نہیں چھینی جاسکتی۔ اور جو لوگ اس خیال میں ہیں۔ کہ جنگ کی صورت میں وہ برطانیہ پر مہلک حملہ کر سکیں گے۔ ان کو وقت پر سخت مایوسی ہوگی۔

وزیر اعظم کی تقریر کا جواب ہٹلر کی طرف سے

یکم اپریل کو ہر ہٹلر نے ایک گھنٹہ تک زبردست تقریر کی جس کے دوران میں کئی بار برطانیہ پر شرم شرم کے نعرے لگائے گئے۔ آپ نے کہا۔ کہ بعض لوگ ممالک کو نیکوں اور بدوں کے زمروں میں تقسیم کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ برطانیہ نے تین صدیوں سے نیکی کے خلاف رستہ اختیار کر رکھا ہے۔ اور اب کہ وہ بوڑھا ہوگیا ہے۔ وہ نیکی کا وعظ کر رہا ہے۔ اگر برطانیہ کو ہمارے داخلی امور میں دست اندازی کا حق ہے تو ہمیں بھی ایسا حق ہونا چاہیئے۔ اپنے گھر کی حفاظت کرنے والے عربوں پر فلسطین میں گولیاں برسانے کا اسے کیا حق ہے۔ وہاں ہزاروں لوگ قتل کئے جاچکے ہیں۔ حالانکہ ہم نے مرکزی یورپ میں ایسا نہیں کیا۔ جرمنی اپنے اندر ایسی طاقت رکھتا ہے۔ کہ اپنے حقوق دوسروں سے منوا سکے۔ ہمیں دوسری حکومتوں کے سیاست دانوں کی رضامندی یا ناراضگی کی کوئی پروا نہیں۔ جب انگلستان بالکل معمولی حیثیت رکھتا تھا۔ پہلے جرمن بادشاہ کو پراگ میں ہی تاج پہنایا گیا تھا۔ اس لئے یہ دراصل ہمارے ہی ملک کا حصہ ہے تاہم اگر اس کو گڑبڑ کی اشاعت کا مرکز نہ بنایا جاتا۔ تو میں اس سے کوئی تعرض نہ کرتا۔

چیکوسلواکیہ پر قبضہ کر کے ہم نے اپنا پرانا حق لیا ہے۔ ایسا حق جو تاریخ اور جغرافیہ نے ہمیں دیا ہے۔ ہم نے یہ قبضہ چیکوں پر ظلم کرنے کے لئے نہیں کیا۔ بلکہ امن قائم رکھنے کے لئے کیا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ میں نے امن کی بھاری خدمات سرانجام دی ہیں مرکزی یورپ کو خطرہ سے نکال دیا ہے۔ اس سال نازی پارٹی کی جو کانگرس نیورم برگ میں ہونے والی ہے۔ اسے امن کانگرس کا نام دیا جائے گا۔ جرمنی دوسری اقوام پر حملہ کرنا نہیں چاہتا۔ بلکہ صرف اپنے اقتصادی مفاد کو ترقی دینا چاہتا ہے۔ مجھے یقین ہے بالآخر دوسری حکومتیں اپنے نقطۂ نگاہ کو سمجھ جائیں گی۔ اور اس کی داد دیں گی۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود اگر کوئی قوم ہمارے ساتھ زور آزمائی کا شوق رکھتی ہے۔ تو ہم اس کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ وہ بصد شوق اپنے ارمان نکال لے۔

برطانوی جرمن معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے ہٹلر نے کہا۔ کہ میں نے یہ معاہدہ قیام امن کی مخلصانہ خواہشات کے ماتحت کیا تھا۔ اور اب بھی میں یہی چاہتا ہوں۔ کہ دونو حکومتیں اس پر عمل کریں۔

اٹلی جنگ کیلئے تیار ہے

۲۶ مارچ کو مسولینی نے بھی ایک تقریر براڈکاسٹ کی جس میں کہا۔ کہ فیسی ازم کے پہلے دور میں جو کچھ ہوا ہے۔ وہ حیرت انگیز ہے۔ لیکن اس کے دوسرے دور میں ہم جو کچھ حاصل کریں گے۔ وہ پہلے دور کی ترقیات سے بہت زیادہ حیرت انگیز اور تعجب خیز ہوگا۔ ہم دنیا کے تمام ممالک کو ایک خاندان کی حیثیت میں دیکھتے ہیں۔ لیکن یہ چاہتے ہیں۔ کہ اس خاندان میں اٹلی کو صف اول میں جگہ دی جائے۔ میں گذشتہ اتوار کو جو کچھ کہہ چکا ہوں۔ اس میں کسی اضافہ کی احتیاج نہیں دیکھتا۔ افسوس ہے کہ اہل فرانس حقائق کی تکذیب کر رہے ہیں۔ اور اہل اٹلی کو حکومت سے برگشتہ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن انہیں اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اٹلی کی حکومت اور اس کے باشندے بالکل متحد اور مضبوط ہیں۔ اور اٹلی لڑنے کے لئے بالکل تیار ہے اس پر خوب تالیاں پیٹی گئیں۔ اور فرانسیسیوں کے خلاف نعرے لگائے اور نفرت کا اظہار کرنے کے لئے حاضرین نے بلیوں کی سی آوازیں نکالیں۔

روس کے ڈکٹیٹر سٹالن کی ایک اہم تقریر

وسط مارچ میں ماسکو میں منعقدہ ایک بالشویک کانفرنس میں سٹالین نے ایک تقریر کی تھی۔ جس کی تفصیل اب اخبارات میں آئی ہے۔ روس کا جمہوری حکومتوں سے مقابلہ کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ ۱۹۳۳ء میں ہماری کل آمد ۴۸ ارب ۵۰ کروڑ روبل اور روبل قریباً ڈیڑھ روپیہ کا ہوتا ہے لیکن ۱۹۳۸ء میں ۰ ۔ ارب روبل ہوگئی ہے۔ مگر جمہوری ممالک خطرناک اقتصادی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ یہ دن کمزور قوموں کے لئے نہایت نازک ہیں۔ طاقتور ان کی زندگی کو فنا کرتے جا رہے ہیں۔ جاپان نے ۹ طاقتوں کا معاہدہ توڑ دیا۔ جرمنی اور اٹلی نے ورسیلز کے معاہدہ کی دھجیاں اڑا دیں۔ اب جنگ ایک واقعہ کی شکل اختیار کر رہی ہے برطانیہ۔ فرانس اور امریکہ جارحانہ اقدام کرنے والوں کے ہر قدم پر بغیر کسی مزاحمت کے پیچھے ہٹتی جاتی ہیں۔ بلکہ دشمن کے آگے بڑھنے کے لئے آسانیاں پیدا کر دیتی ہیں عدم مداخلت کی پالیسی کی وجہ سے ہی بدمعاش طاقتیں من مانی کارروائیاں کر رہی ہیں۔ پہلے یہ جمہوریتیں یہ خواب دیکھ رہی تھیں۔ کہ جرمن بڑھتے بڑھتے روس سے ٹکرا جائے گا۔ اور اس طرح ہماری طاقت کو کمزور کر سکیگا۔ لیکن اب انہیں ہوش آیا ہے۔ اور وہ چیخنے لگی ہیں۔ چیکوسلواکیہ دراصل ایک رشوت تھی۔ جو جرمن کو اس لئے پیش کی گئی کہ وہ روس سے ٹکرائے۔ مگر اس نے یہ رشوت ہضم کرنے کے بعد آنکھیں پھیر لی ہیں۔ ہم کسی ملک سے لڑنا نہیں چاہتے لیکن ان حکومتوں کی ضرور امداد کریں گے۔ جو غاصبوں کا شکار ہو رہی اور اپنی آزادی کے لئے لڑینگی۔ ہم کسی بھی حملہ آور کی

اہم ملکی حالات اور واقعات

پنجاب اسمبلی کی کاروائی

۳۱ مارچ کو پنجاب اسمبلی میں میاں افتخارالدین صاحب کے ساتھ ایک پولیس افسر کی بدسلوکی کا معاملہ پھر پیش ہوا۔ وزیر اعظم نے اس پر اظہار خیالات کرتے ہوئے کہا کہ اگر میاں صاحب اس پر کیس چلانا چاہیں تو میں انکو اجازت دیدونگا۔ اسکے علاوہ میں خود بھی اسکی تحقیقات کراؤں گا۔ اور اگر اس کا قصور ثابت ہوا۔ تو اسے سزا دی جائے گی۔ اگر اس نے کہا ہوگا کہ جہنم میں جائے اسمبلی۔ تو میں یہ کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ اسمبلی تو جہنم میں کیا جائے گی۔ وہ خود ضرور جائے گا۔ میاں صاحب کی اگر بے عزتی ہوئی ہے تو یہ میری بے عزتی ہے۔ اس ہاؤس کی بے عزتی ہے۔ اس گورنمنٹ کی بے عزتی ہے۔

اس تحریک التواء پر تقریریں کرتے ہوئے اپوزیشن کے ممبروں نے بعض باتیں بالکل ناواجب کہی ہیں۔ یہ غلط ہے کہ ہم نے انتخابات میں کسی سرکاری افسر سے کوئی مدد لی۔ میں مانتا ہوں کہ پولیس میں بعض لوگ ایسے ہیں جن کا رویہ خراب ہے۔ لیکن اکثریت نیک لوگوں کی ہے۔ اور پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بعض لوگوں کا رویہ بھی بے حد قابل اعتراض ہوتا ہے۔ وہ افسروں کو گالیاں دیتے ہیں۔ اور ایسا کرنے والے بعض ذمہ وار بلکہ اس ہاؤس کے ممبر بھی شاید شامل ہوں۔ ابھی تک ایسے لوگوں پر مصلحتاً ہاتھ نہیں ڈالا گیا تھا۔ لیکن اب میں اعلان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ ایسے لوگوں کو اب نہیں چھوڑا جائیگا۔ اس ہاؤس کے ممبروں کو یہ خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کے ماتھوں پر کوئی ایسا بورڈ نہیں لگا ہوتا جو ان کی حیثیت واضح کر سکے۔ انہیں خواہ مخواہ الجھنوں میں نہیں پڑنا چاہیئے۔ میں ان کی خدمت کے لئے حاضر ہوں۔ انہیں اگر کوئی شکایت ہو۔ تو آدھی رات کے وقت بھی آکر مجھ سے مدد لے سکتے ہیں۔ اور میں فوراً ان کے لئے مناسب سہولتیں بہم پہنچاؤں گا

ایک سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے کہا۔ کہ پنجاب کے ڈسٹرکٹ بورڈوں میں جداگانہ انتخاب کا طریق جاری نہیں کیا جا سکتا۔ نامزدگیوں کے لئے صرف یہ اصول ہے۔ کہ جس قوم کو نمائندگی کم ملے اسے نامزدگی کے ذریعہ پورا کر دیا جاتا ہے۔ اگر کوئی لوکل باڈی عورتوں کی نمائندگی کے لئے ریزولیشن پاس کرے تو گورنمنٹ اسے منظور کر لیتی ہے

ایک سوال کے جواب میں فنانس منسٹر نے کہا کہ پنجاب میں ۵ سنٹرل جیل۔ ۱۹ ڈسٹرکٹ جیل اور ۱۱ سب جیل ہیں۔ جیلوں میں بہت سی اصلاحات جاری کر دی گئی ہیں۔ مثلاً کولہو اور چکی کی مشقت۔ اون اور سوت بٹنے کا کام وسیع پیمانہ پر جاری کیا گیا ہے۔ اور ایسے ذرائع اختیار کئے جا رہے ہیں۔ کہ قیدی باہر آکر بہتر شہری بن سکیں۔ ریڈیو سیٹ جیلوں میں لگا دیئے گئے ہیں۔ قیدیوں کی حجامت کا انتظام بہتر کر دیا گیا ہے۔ ان کے بستروں کے لئے دریاں مہیا کی گئی ہیں۔ اور گرمیوں میں ان کو شربت دیئے جانے کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔

ریاست پٹیالہ کے خلاف ستیہ آگرہ کی تحریک کا آغاز

ریاست پرجا منڈل پٹیالہ نے ۲۲ مارچ کو دربار پٹیالہ کو نوٹس دیا تھا۔ کہ ۱۹۳۸ء کے قانون کو منسوخ کر دیا جائے۔ اور تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔ اور ان مطالبات کو پورا کرنے کے لئے ایک ہفتہ کی مہلت دی تھی۔ چونکہ دربار نے ان کو منظور نہیں کیا۔ اس لئے لدھیانہ کانگرس کمیٹی کے دفتر میں ایک اجلاس منعقد ہو کر فیصلہ کیا گیا۔ کہ ستیہ آگرہ کیا جائے۔ اور ریاست میں جتھے بھیجے جائیں چنانچہ یکم اپریل کو پہلا جتھہ روانہ ہو گیا۔ جو مختلف مقامات پر پروپیگنڈا کرتا ہوا ۱۵ اپریل کو حدود ریاست میں داخل ہو کر ۱۹۳۸ء کے قانون کی خلاف ورزی کرے گا۔ لدھیانہ میں اس تحریک کو فروغ دینے کے لئے ایک باقاعدہ دفتر کھول دیا جائے گا۔

مہاراجہ صاحب نے ریاست کے تمام گزیٹڈ افسروں کو بلا کر اس سلسلہ میں ان سے مشورہ طلب کیا۔ یہ کانفرنس چار گھنٹے جاری رہی۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ریاست نے کیا رویہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن وہ اپنی پالیسی کے متعلق عنقریب ایک اعلان کرنے والے ہیں۔

لکھنؤ میں احرار کی فتنہ انگیزی

۳۱ مارچ کی اطلاع مظہر ہے کہ لکھنؤ کی تحریک مدح صحابہ نے نہایت نازک صورت اختیار کر لی ہے۔ شیعوں نے اس کے جواب میں علی الاعلان تبرا کرنے کی تحریک شروع کر دی۔ جس کے نتیجہ میں دونوں میں خطرناک فساد رونما ہو گیا۔ حالات قابو سے باہر ہو گئے۔ حتےٰ کہ پولیس کو ایک ہی دن میں گیارہ مرتبہ گولی چلانی پڑی جس کے نتیجہ میں فائروں سے ۱۲ سپاہی تین افسر اور متعدد بلوائی زخمی ہوئے۔ شہر میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ شیعوں نے تبرا کی تحریک اس زور سے شروع کی ہے کہ دو ہی دن میں ۲۴۶ آدمی اس کی وجہ سے گرفتار ہو چکے ہیں۔

حکومت یو۔پی نے اعلان کیا تھا۔ کہ سنی مسلمانوں کو بارہ وفات کے روز پبلک جلسوں اور اجلاسوں میں مدح صحابہ پڑھنے کا حق حاصل ہے۔ صرف یہ شرط ہے کہ وہ جلسہ اور جلوس کا وقت اور راستہ وغیرہ حکام ضلع کے مشورہ سے مقرر کیا کریں۔ اس اعلان سے مطمئن ہو کر مجلس احرار نے سنیوں کی طرف سے سول نافرمانی کی تحریک بند کر دی ہے۔ مگر اس سے مشتعل ہو کر شیعوں نے تبرا کہنے کی تحریک شروع کی ہے۔ اور مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ انہیں بھی علی الاعلان تبرا کی اجازت چاہیئے۔

وزارت سندھ پر عدم اعتماد کی تحریک

جب سے نیا دستور ہندوستان میں رائج ہوا ہے۔ حکومت سندھ کی پوزیشن ہمیشہ ہی غیر مستحکم رہی ہے۔ اور اس کا سفینہ حیات مخالفت کے تھپیڑوں سے ہر وقت ڈانواں ڈول رہا ہے۔ لیکن جس طرح وزارت کو استحکام نصیب نہیں۔ اسی طرح معلوم ہوتا ہے کہ اپوزیشن کے ممبروں کی بھی کوئی مستحکم اور مضبوط پالیسی نہیں۔ آئے دن تحریکات عدم اعتماد پیش ہوتی اور پھر سمجھوتا بھی ہو جاتا ہے۔ اب پھر اوم منڈلی سے برہم ہو کر ہندو پارٹی نے اس کی مخالفت کا فیصلہ کر لیا تھا۔ چنانچہ ایک تحریک عدم اعتماد اسمبلی میں پیش بھی ہو گئی۔ اور تمام دن اس پر تقریریں بھی ہوتی رہیں۔ حکومت کے ساتھ ۳۰ اور اپوزیشن کے ساتھ ۲۹ ممبر تھے۔ اور اس شناس تحریک کی کامیابی موہوم تھی۔ لیکن عجیب بات یہ تھی۔ کہ ایک کانگرسی ممبر نے اپنی پارٹی کی پالیسی کے خلاف وزارت کی تائید کا فیصلہ کر لیا۔ اور پھر جب رائے شماری کا وقت آیا۔ تو معلوم ہوا ہے کہ ہندو پارٹی نے حکومت کے ساتھ سمجھوتہ کر لیا ہے اور اس کے ممبر اپوزیشن کے بنچوں سے اٹھ کر وزارتی بنچوں پر جا بیٹھے۔ اس لئے محرک نے تحریک تو واپس لے لی۔ مگر خود اس بے اصول پارٹی سے مستعفی ہونیکا اعلان کر دیا۔